سوال

طلاق کی نیت سے شادی کرنے کا حکم کیا ہے، کچھ عرصہ کےلیے ایک شخص مسافر ہواور شادی کرلے تواس کی نیت میں ہوکہ جب واپس اپنے ملک جائے گا تو طلاق دے دے گا کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

جواب

الحمد للہ

کچھ علماء کرام طلاق کی نیت سے شادی کرنا باطل قرار دیتے ہیں، کیونکہ یہ وقتی شادی ہے اس لیے متع کے مشابہ ہوئی

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کی بھی یہی رائے ہے ہم نے ان کا فتوی سوال نمبر (91962) کے جواب میں نقل کیا ہے آپ اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں

اورکچھ علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ یہ شادی صحیح ہے لیکن یہ حرام اس لیے ہے کہ اس میں دھوکہ و فراڈ پایا جاتا ہے کیونکہ اگر عورت اوراس کے ولی کو اس کا علم ہوجائے کہ وہ شخص طلاق کی نیت سے شادی کر رہا ہے کہ کچھ ایام یا مہینے یا سال کے بعد اسے طلاق دے دے گا تو وہ اس شادی کی موافقت ہی نہیں کرینگے

اس رائے کے حامل علماء میں شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ شامل ہیں، ان سے دریافت کیا گیا :

ایک شخص کسی دوسرے ملک جانا چاہتا ہے کیونکہ اس کی ڈیوٹی وہاں لگی ہے اور وہ اپنی عفت و عصمت محفوظ رکھنے کےلیے کچھ عرصہ کےلیے شادی کرے اور بعد میں طلاق دے دے لیکن بیوی کو نہ بتائے کہ وہ اسے طلاق دے دے گا تو اس شادی کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" طلاق کی نیت سے اس نکاح کی دو حالتیں ہیں :

یا تو عقد نکاح میں شرط رکھی گئی ہوکہ یہ نکاح ایک ماہ یا سال یا تعلم مکمل ہونے تک ہوگی، تو یہ نکاح متعہ کہلاتا ہے اور یہ حرام ہے

یا پھر وہ اس کی نیت رکھتا ہے لیکن شرط نہیں لگاتا، تو اس میں مسلک حنبلی میں مشہور یہی ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے اور یہ عقد نکاح فاسد ہوگا، کیونکہ یہ کہتے ہیں : جس چیز کی نیت کی گئی ہے وہ مشروط کی طرح ہی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کےلیے وہی ہی جو اس نے نیت کی "

اوراس لیے کہ اگر کسی مرد نے کسی ایسی عورت سے شادی کی جس کو تین طلاق ہوچکی ہوں اور وہ اسے حلال کرنے کےلیے شادی کرے پھر اسے طلاق دے تو یہ نکاح فاسد ہوگا، اور اگرچہ اس میں شرط نہ بھی ہو، کیونکہ نیت کردہ چیز مشروط کی طرح ہی ہے

چنانچہ اگر نیت حلال کرنے کی ہو تو یہ نکاح فاسد ہوجائیگا، تو اسی طرح متع کی نیت بھی نکاح کو فاسد کردیتی ہے حنابلہ کا قول یہی ہے

اوراس مسئلہ میں اہل علم کا دوسرا قول یہ ہے کہ :

اگر کسی شخص کی نیت میں ہو کہ جب وہ یہ ملک چھوڑ کر جائیگا تو بیوی کو طلاق دے دے گا اس نیت سے شادی کرنا صحیح ہے، مثلا وہ لوگ جو تعلیم وغیرہ کے لیے دوسرے ملک جاتے ہیں

علماء کا کہنا ہے : اس لیے کہ اس نے شرط نہیں لگائی، اوراس نکاح اور نکاح متعہ میں فرق یہ ہے کہ نکاح متعہ کی مدت جب ختم ہو جائے تو اس میں علیحدگی ہو جاتی ہے چاہے خاوند چاہے یا انکار کرے، لیکن اس نکاح میں ممکن ہے کہ جب خاوند اپنی بیوی میں رغبت رکھتا ہو تو وہ اس کے پاس باقی رہے اور اسے وہ طلاق نہ دے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا ایک قول یہی ہے

اور میرے نزدیک یہ صحیح ہے متعہ نہیں کیونکہ اس پر متعہ کی تعریف لاگو نہیں ہوتی، لیکن یہ اس اعتبار سے حرام ہی کہ اس میں بیوی اور اس کے خاندان والوں کے لیے دھوکہ و فراڈ پایا جاتا ہے

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ و فراڈ حرام کیا ہے، کیونکہ اگر بیوی کو یہ علم ہو جائے کہ یہ شخص تو اس سے صرف اتنی مدت کے لیے شادی کر رہا ہے تو وہ اس سے کبھی بھی شادی نہ کرے، اور اسی طرح عورت کے خاندان والوں کو علم ہو جائے تو وہ بھی اس کی شادی نہ کریں

اور اسی طرح وہ شخص خود بھی اس پر راضی نہیں ہو گا کہ اس کی بیٹی کی کسی ایسے شخص سے شادی ہو جس کی نیت میں ضرورت ختم ہونے کے بعد طلاق دینا ہو، تو پھر وہ اپنے لیے کس طرح اس معاملہ پر راضی ہو رہا ہے کہ اگر اس کے لیے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے تو وہ اپنے لیے اسے پسند نہ کرے یہ ایمان کے خلاف ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن ہی نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے "

اور اس لیے کہ میں نے سنا ہے کچھ لوگوں نے اس قول کو ایسے معاملہ کے لیے ذریعہ اور وسیلہ بنا لیا ہے جو کسی بھی عالم دین نے نہیں کہا، وہ یہ کہ وہ دوسرے ملکوں میں صرف شادی کے لیے جاتے ہیں، وہ اس ملک میں شادی کے لیے جاتے ہیں اور پھر جتنا اللہ چاہے وہاں اس بیوی کے ساتھ رہتے ہیں جس کے متعلق ان کی نیت تھی کہ یہ شادی وقتی ہے، اور پھر واپس آ جاتے ہیں، اس مسئلہ میں یہ عظیم ممانعت ہے اور اس کا دروازہ بند کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں دھوکہ و فراڈ پایا جاتا ہے اور اس لیے بھی کہ اس طرح کا دروازہ کھول دے گا، کیونکہ لوگ جاہل ہیں اور اکثر لوگ کو خواہش اللہ کی حدود کی پامالی سے نہیں روکے گی " انتہی

دیکھیں : فتاوی المراۃ المسلمۃ (2/757-758).

اور فقہ اکیڈمی کا فیصلہ ہے :

" طلاق کی نیت سے شادی کرنا یہ ہے کہ : ایسی شادی جس میں نکاح کے ارکان اور شروط پائی جائیں اور خاوند کے دل میں متعین مدت کے بعد طلاق کی نیت ہو مثلا دس دن یا کوئی مجہول مدت ہو؛ مثلا تعلیم مکمل ہونے یا ضرورت پوری ہونے کی غرض سے جس کی بنا پر وہاں آیا ہے اس کے بعد طلاق دے گا

نکاح کی یہ قسم باوجود اس کے کہ کچھ علماء نے اس کو جائز قرار دیا ہے لیکن فقہ اکیڈمی اس کی ممانعت کرتی ہے؛ کیونکہ یہ دھوکہ و فراڈ پر مبنی ہے، کیونکہ جب عورت کو یا اس کے ولی کو علم ہو جائے کہ اس کو طلاق دی جائیگی تو وہ کبھی بھی اس عقد نکاح کو قبول نہ کریں

اور اس لیے بھی کہ یہ بہت ساری عظیم خرابیوں اور خطرناک قسم نقصانات کا باعث بنے گا جس سے مسلمانوں کی شہرت خراب ہو گی

اللہ عزوجل ہی توفیق دینے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

بہر حال طلاق کی نیت سے شادی کرنا حرام ہے، اوراس میں یہ تردد ہے کہ آیا یہ نکاح متعہ کی طرح اصل میں باطل ہے یا کہ دھوکہ وفراڈ کی بنا پر نکاح حرام ہوگا

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

111841